www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
نغض	نَغَضَ ہلانا
نفث	نَفَثَ پھونکنا
نفح	نَفْحَۃ سردی۔ ہوا
نفخ	نَفَخَ پھونکنا
نفد	نَفِدَ ختم ہونا
نفذ	نَفَذَ نکلنا
نفر	نَفَر چند نَفِیر لشکر نُفُور دور کرنا (۴۲/۶)
	نَفَرَ نکلنا۔ سفر کرنا
	اِسْتَنْفَرَ بھاگنا۔
نفس	نَفْس دل تَنَفَّسَ سانس لینا
	تَنَافَسَ رغبت کرنا
نفش	نَفَشَ رات کے کام
نفع	نَفَعَ فائدہ دینا
نفق	نَفَقًا سرنگ
	اَنْفَقَ خرچ کرنا نَفَقَۃ خرچ
	(نافق (نفاق منافق ہونا ص ۱/۱)
نفل	نَفَلَ بڑھانا نَافِلَۃً زائد
	اَنْفَال مال و دولت
نفو / نفی	نَفَی جلاوطن کرنا
نقب	(نَقَبَ دیوار میں سوراخ کرنا ۱۸/۹۸)
	نَقَّبَ چلنا نقیب سردار
نَقَذَ	اَنْقَذَ چھڑانا۔ خلاصی
	اِسْتَنْقَذَ چھڑانے کی کوشش کرنا
نقر	نَقَرَ پھونکنا نَقِیر تھوڑا
	نَاقُور بگل (۴۲/۸)
نقص	نَقَصَ کم کرنا نَاقِص ردی
نَقَضَ	توڑنا۔ قسم توڑنا اَنْقَضَ توڑنا
نقع	نَقْع غبار
نقم	نَقَمَ برا لگنا اِنْتَقَمَ بدلہ لینا

مادہ	الفاظ اور عنوان
نکب	نَکَبَ ٹیڑھا ہونا (مَنْکِب کندھا ص ۲/۴)
نکث	نَکَثَ توڑنا۔ قسم توڑنا اِنْکَث ٹکڑا
نکح	نَکَحَ۔ اِسْتَنْکَحَ نکاح میں لانا
	اَنْکَحَ نکاح میں دینا
نکد	نَکِد ردی
نکر	نُکْر۔ مُنْکَر ناپسندیدہ نَکِیر عذاب
	نَکِرَ اجنبھا ہونا۔ برا لگنا
	اَنْکَرَ انکار کرنا نَکَّرَ بدلنا
نکس	نَکَسَ جھکانا نَکَّسَ اوندھا کرنا
نکص	نَکَصَ پھیرنا
نکف	اِسْتَنْکَفَ شرمانا
نکل	اَنْکَال زنجیریں
	نَکَّلَ سزا دینا نکال عبرتناک سزا
نمرق	(نَمَارِق غالیچے ص ۲/۴)
نمل	(نَمْلَۃ چیونٹی فرق اَنَامِل انگلیاں
نمم	(نمیم چغلی ۶۸/۱۱)
نھج	مِنْھَاج طریقہ
نھر	نَھَر پانی کے راستے نَھَار دن
	نَھَرَ جھڑکنا
نھی	نَھٰی روکنا نُھٰی عقل
	(تَنَاھٰی ایکدوسرے کو روکنا)
	اِنْتَھٰی باز آنا۔ رکنا مُنْتَھٰی انجام
نوء	نَاءَ اٹھانا
نوب	اَنَابَ لوٹنا
نوح	(نوحؑ ص ۱/۱)
نور	نُور روشنی نار آگ۔ دوزخ
	اَنَارَ روشن کرنا مُنِیر روشن
نوس	ناس آدمی اُنَاس فرقہ
نوش	تَنَاوُش پکڑنا۔ پہنچنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
نوص	مَنَاص خلاصی
نوق	نَاقَۃ اونٹ
نوم	نَامَ سونا منام خواب
نون	نُون مچھلی
نوی	(نَوٰی گٹھلی ص ۲/۴)
نیل	نَالَ۔ پہنچنا۔ چھیننا

و

مادہ	الفاظ اور عنوان
وأد	وَأَدَ گاڑنا
وأل	مَوْئِل پناہ
وبر	اَوْبَار بال
وبق	اَوْبَقَ ہلاک کرنا
وبل	وبال بدلہ وابل بارش
	وَبِیل عذاب
وتد	اَوْتَاد میخ
وتر	وَتَرَ کم کرنا (وَتْر جوڑا)
	تَتْرًا لگاتار
وتن	وَتِین گردن
وثق	اَوْثَقَ جکڑنا۔ مضبوط کرنا
	مِیْثَاق عہد وُثْقٰی مضبوط
	(وَاثَقَ مضبوط عہد لینا ۵/۷)
وثن	وَثَن (ج اوثان) بُت
وجب	وَجَبَ گرنا
وجد	وَجَدَ پانا وُجْد مقدور
وجس	اَوْجَسَ ڈرنا
وجف	وَجَفَ ڈرنا اَوْجَفَ دوڑانا
وجل	وَجَلَ ڈرنا
وجہ	وَجْہ رضامندی (چہرہ ص ۲/۴)
	وِجْھَۃ جانب وَجِیہ عزت والا
	وَجَّہَ۔ تَوَجَّہَ رخ کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مکے لے جاکر ذبح کیا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (۲۲/۳۶) — اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لیے شعائرِ خدا مقرر کیا ہے۔

اور شَعَآئِرِ اللّٰہ سے مراد وُہ اوب کی چیزیں ہیں جو اللہ کے نام نامزد کی جاتی ہیں۔

۸۔ نَاقَة: (نوق) اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو جفتی کے قابل ہو چکی ہو (ف-ل ۱۷) قرآن میں ہے:

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً۔ (۱۱/۶۴) — اور (صالح) نے کہا۔ اے قوم! یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔

۹۔ عِشَار، عَشْرَاءَ کی جمع ہے اور عشر بمعنی دس سے مشتق ہے۔ عَشْرَاء ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جسے حاملہ ہوئے دس ماہ گزر چکے ہوں (م-ل) اور ایسی اونٹنی بہت پیاری سمجھی جاتی تھی کہ اب بہت جلد بچہ دینے والی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (۸۱/۴) — اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں (عثمانی) (یعنی ایسی پیاری چیزوں کو سنبھالنے کا کسی کو ہوش نہ ہوگا)۔

۱۰۔ بَحِيْرَة: جب کوئی اونٹنی یا بکری دس بچے جن چکتی تو اسے اہل عرب بتوں کی قربانی کے لیے وقف کر دیتے اور علامت کے لیے اس کے کان چیر دیتے اور اسے آزاد کھلا چھوڑ دیتے اور اس کا کوئی دودھ بھی نہیں دوہ سکتا تھا اور اس کے مرنے پر اس کا گوشت مردوں کے لیے حلال لیکن عورتوں پر حرام سمجھا جاتا تھا۔

۱۱۔ سَائِبَة (سیب) بحیرۃ کے مقابلہ میں سائبہ وُہ سانڈ قسم کا اونٹ ہے جو پانچ بچے جنم دینے کے بعد آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔ اور اسے پانی اور چارہ کی کہیں بھی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ بھی بتوں کے نام قربانی ہوتی تھی۔ اور اس پر کوئی بوجھ نہ لاد سکتا تھا۔

۱۲۔ وَصِيْلَة: وُہ بکری جو دو دو بچے دینے کے بعد ساتویں بطن میں ایک نر اور ایک مادہ بچہ دے، جاہلیت میں اس مادہ کی وجہ سے اس نر بچہ کو بھی ذبح نہ کرتے تھے (مف) یہ بھی بتوں پر قربانی کیا جاتا۔

۱۳۔ حَام (حوم) ایسا اونٹ جس سے کم از کم دس بچے پیدا ہو چکے ہوں۔ یہ بھی آزاد چھوڑا اور بتوں کی نذر کیا جاتا تھا۔

اب ایسی قربانیوں کے متعلق ارشادِ باری ملاحظہ فرمائیے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (۵/۱۰۳) — اللہ نے بحیرہ کچھ چیز بنایا ہے نہ سائبہ، نہ وصیلہ اور نہ حام۔ بلکہ کافر خدا پر جھوٹ افترا کرتے ہیں۔

کافروں نے یہ نام تو خود مقرر کر رکھے تھے اور کہتے کہ یہ شریعت ابراہیمیؑ کے حکم میں اور ان سے تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَسّٰهَا۔ (۹۱/۹) پہنچا اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔

اور نفس زکیہ وُہ شخص ہے جو بے گناہ اور ہر طرح کے الزام سے پاک صاف ہو۔ قرآن میں ہے:

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا۔ (۱۸/۷۴) (موسیٰؑ نے خضر سے) کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ شخص (ناحق) بغیر قصاص کے مار ڈالا (یہ تو) آپ نے بُری بات کی۔

۴۔ طہور: طہر کی ضد دنس بمعنی میل کچیل اور تلچھٹ وغیرہ ہے (م۔ل) اور طہور وُہ چیز ہے کہ میل کچیل اور گندگی سے پاک صاف ہو، یا بقول امام راغب نجاست محسوسہ سے پاک ہو۔

ارشادِ باری ہے:

وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۷۶/۲۱) اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔

اسی طرح عورت کا حیض، نفاس وغیرہ سے پاک ہونا بھی طہر ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ (۲/۲۲۲) سو ایامِ حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔

اور طَهَّرَ (باب تفعیل) ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاستوں سے پاکیزگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) ظاہری نجاست کو دُور کرنے کے لیے:

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (۷۴/۴) اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

(۲) باطنی برائیوں سے صاف کرنے کے لیے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۳۳/۳۳) اے (پیغمبرؐ کے) اہل بیت! خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دُور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔

۵۔ طَیِّب، طَابَ بمعنی کسی چیز کا دل کو خوش لگنا، خوش ذائقہ ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (۴/۳) تو نکاح کر لو جو عورتیں تم کو خوش آویں۔ (عثمانیؒ)

اور طِیّب بمعنی خوشبو (منجد) اور طیبۃ دل کی خوشی اور رضا کو کہتے ہیں (م۔ق) اور طیّب ہر وُہ چیز ہے جو خوشگوار، پاکیزہ اور حلال ہو (مف) اور اس کی ضد خبیث ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (۲/۱۷۲) اے اہل ایمان! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ۔

اور بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ ایسے شہر کو کہتے ہیں جو صاف ستھرا، خوش منظر اور صاف ستھرے ماحول والا اور زرخیز ہو۔

ماحصل: (۱) سُبْحَان: وُہ ذات جو ہر طرح عیب اور نقص کمی اور کوتاہی سے پاک ہو۔ اور وہ صرف اللہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو لادنا اور بھیجنا (مف) عموماً اس لفظ کا اطلاق یا تو میّت کے لیے ہوتا ہے۔ تجہیز و تکفین مشہور لفظ ہے۔ یا پھر مسافر کا سامان تیار کرنے کے لیے۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ (۱۲/۷۰) پھر جب یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کا سامان تیار کر دیا۔

ماحصل: (۱) هَيَّأَ: کسی چیز کی تیاری میں سامان کا موافقت کرنا۔

(۲) عَتَدَ: تیاری سے متعلقہ سامان تیار کر رکھنا۔

(۳) أَعَدَّ: سب کچھ مکمل کر کے سامنے لاکر حاضر کرنا۔

(۴) جَهَّزَ: مسافر یا میت کا سامان تیار کرنا۔

۳۱ ——— تیر

کے لیے سَهْمٌ اور زَلَمٌ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ سَهْمٌ: عام تیر کو بھی کہتے ہیں۔ اور جوئے کے تیر کو بھی جس سے قرعہ نکالتے ہیں (ج سہام) اور سَاهَمَ بمعنی قرعہ اندازی کرنا۔ اور تَسَاهَمَ بمعنی کسی چیز کو آپس میں بانٹ لینا ہے۔ سَهْم بمعنی بانٹا ہوا حصہ۔ نصیب۔ قسمت (م۔ق) قرآن میں ہے:

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (۳۷/۱۴۱) اس وقت قرعہ ڈالا تو یونسؑ نے زک اٹھائی۔

۲۔ زَلَم: بے پر کا تیر۔ فال لینے کا تیر (ج۔ ازلام) (منجد) وہ چھوٹا سا تیر جس میں ریش اور نصل نہ ہو (م۔ق) پانسہ۔ ارشادِ باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (۵/۹۰) اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں۔

۳۲ ——— تیز

کے لیے حَدِید اور حِداد اور سَلَق کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ حدید اور حداد: حد بمعنی کسی چیز کا آخری کنارا جو اسے دوسری چیزوں سے علیحدہ کر دے اور حَدَّ السَّيْفَ وَالسِّكِّينَ بمعنی تلوار یا چھری کی دھار تیز کرنا۔ اور حدید بمعنی لوہا بھی اور تیز بھی۔ حدید الفهم بمعنی تیز فہم۔ اور حديد النظر بمعنی تیز نظر والا ہے۔ قرآن میں ہے:

لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۵۰/۲۲) تو اس (قیامت کے دن) سے غافل ہو رہا تھا۔ اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا۔ سو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

اور حدید اللسان بمعنی تیز زبان اور حدید کی جمع حداد ہے۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ انقذ: کسی خطرہ یا ہلاکت سے کسی کو نجات دلانا۔ چھڑانا اور بچانا (مف) جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
فَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ (۳۹/۱۹) بھلا آپ ایسے شخص کو چھڑا سکتے ہیں جو دوزخ میں ہو۔

ماحصل: (۱) نجات: کا لفظ عام ہے۔ کسی الجھن، افتاد، عذاب، مصیبت وغیرہ سے رہائی پانے کے لیے۔
(۲) نوص: خود کہیں جا کر نجات حاصل کرنا۔
(۳) انقذ: نجات سے اخص ہے۔ خطرہ یا ہلاکت یا عذاب سے رہائی دلانے کے لیے آتا ہے۔
نیز دیکھیے ـــــ "نجات پانا"

۱۲ ـــــ خلقت مخلوق

کے لیے بَرِيَّة (برئ) اَنَام اور جِبِلًّا (جبل) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَرِيَّة: بَرءٌ سے مشتق ہے۔ بمعنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو وجود رکھتی ہے بَرِيَّة میں شامل ہے۔ پوری مخلوق۔ ساری کائنات زمین و آسمان، دیگر سیارے بھی اس میں شامل ہیں۔
قرآن میں ہے:
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (۹۸/۷) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ سب مخلوق سے بہتر ہیں۔

۲۔ اَنَام: زمین پر موجود ہر قسم کی مخلوق کے لیے اَنَام کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ جاندار ہو یا بے جان (م۔ ا، فل ۱۳۴) ارشادِ باری ہے:
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ (۵۵/۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام خلقت کے لیے بچھایا۔
اور اَلْوَرٰى بمعنی وہ خلقت جو زمین پر ایک وقت میں موجود ہو۔ اس میں ماضی اور مستقبل کی نسل شامل نہیں ہوتی (مف) مگر اس لفظ کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہے۔ اور اس کی جمع وَرَايَا آتی ہے۔

۳۔ جِبِلًّا: (جبلة کی جمع۔ جبل یا پہاڑ کی بڑائی کے لحاظ سے اس کا معنی ہے بہت بڑی جماعت۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا (۳۶/۶۲) بیشک شیطان تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر چکا ہے۔

ماحصل: بَرِيَّة تمام مخلوق کے لیے، اَنَام زمین پر موجود مخلوق کے لیے، اور جِبِلًّا مکلف مخلوق کے ایک بڑے حصہ کے لیے آتا ہے۔

۱۳ ـــــ خواب

کے لیے مَنَام (نوم)، رُءْيَا (رای) اور اَحْلَام کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ مَنَام: بمعنی سونے کی حالت۔ اور نیند میں انسان جو کچھ دیکھے وہ بھی منام ہے خواہ اس کی کچھ حقیقت ہو یا نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ (۹/۲۵) — اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دی ہے۔

۱۸۔ جُدَد: جَدَّ بمعنی کسی چیز کا نیا ہونا۔ کسی چیز کو کاٹنا۔ جَادَّۃ بمعنی شاہراہ۔ سڑک کا بیچ اور جَدَد بمعنی ہموار اور سخت زمین۔ اور جُدَّۃ بمعنی نشان طریقہ (ج جُدَد) (منجد) گویا جُدَّہ سخت اور ہموار زمین کے ایسے قطعہ کو کہتے ہیں جو صاف طور پر الگ اور کٹا ہوا نظر آ رہا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ (۳۵/۲۷) — اور پہاڑوں میں سفید اور سُرخ رنگ کے قطعات ہیں اور (بعض) سیاہ کالے ہیں۔

ماحصل:

(۱) جُرُز: خشک اور بنجر زمین۔
(۲) سَهُوْل: نرم زمین۔
(۳) سَاهِرَة: رُوئے زمین یا سطح زمین۔
(۴) صَعِيْد: زمین کے اوپر کی خشک مٹی جو اڑتی پھرتی ہے۔
(۵) قِيْعَة: کھلا میدان۔
(۶) صَفْصَف: ہموار اور مستوی میدان۔
(۷) عَرَاء: چٹیل میدان جس میں کوئی آڑ نہ ہو۔
(۸) زَلَق: چکنا میدان۔ پھسلا دینے والی زمین۔
(۹) صَفْوَان: سِل۔ صاف سطح کی چھوٹی چٹان۔
(۱۰) صَلْدًا: چکنا اور خشک پتھر۔
(۱۱) فَجْوَة: دو پہاڑوں کا درمیانی میدان۔
(۱۲) سَاحَة: گھروں سے ملحق یا نزدیک کھلی جگہ۔
(۱۳) رَبْوَة: عام سطح زمین سے تھوڑی بلند اور شاداب زمین۔
(۱۴) نَجْد: گھاٹی۔ بلند اور سخت زمین۔
(۱۵) رِيْع: ربوہ سے قدرے بلند زمین۔
(۱۶) وَادِي: پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی فراخ جگہ جہاں پانی بہتا ہو۔
(۱۷) مَوَاطِن: لڑائی کے میدان۔
(۱۸) جُدَّة: سخت اور ہموار زمین کا الگ تھلگ نظر آنے والا قطعہ۔

۶۔ زمین بوس کرنا

کے لیے دَكَّ اور دَمْدَمَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ دَكَّ: کے معنی میں بنیادی طور پر دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) کوٹنا (۲) ہموار کر دینا (م۔ ل) یعنی کسی چیز کو کوٹ کر اور ریزہ ریزہ کر کے اسے زمین کی سطح کے برابر کر دینا (مف) ارشاد باری ہے:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (۷/۱۴۳) — پھر جب موسیٰ کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) اسے ڈھا کر برابر کر دیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۸۹/۲۱) — جب زمین کوٹ کوٹ کر درست کر دی جائے گی (عثمانی)

۲۔ دَمْدَمَ: دَمْدَمَ الشَّیْءَ بمعنی کسی چیز کو زمین سے چپکانا۔ اور دَمْدَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بمعنی اللہ تعالیٰ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ (9/122) — پھر کیوں نہ ہر ایک فرقہ میں سے ایک جماعت ایسی نکلی جو دین کے معاملات میں سمجھ پیدا کریں۔

۲۔ فَرِیْق: فِرْقَة اور فَرِیْق تقریباً ہم معنی ہیں۔ فَرِیْق کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب اس کے مقابل کوئی دوسرا فریق بھی موجود یا مذکور ہو۔ جیسے فرمایا:

فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ (42/7) — ایک فریق جنت میں ہوگا اور دوسرا دوزخ میں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا (19/73) — دونوں فریقوں میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں۔

۳۔ طَائِفَة: ایک رائے اور مذہب کے لوگ (منجد) اس لفظ کا اطلاق چھوٹی سے چھوٹی جماعت بلکہ فرد واحد پر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بعض مفسرین اس آیت سے متعلق لکھتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (49/9) — اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔

کہ اس آیت میں طَائِفَة کے لفظ کا اطلاق فردِ واحد پر ہوا ہے۔

۴۔ زُمَر: (زُمْرَة کی جمع بمعنی ٹولہ) جب کوئی بڑی جماعت یا لشکر چھوٹے چھوٹے دستوں یا ٹولوں میں بٹ کر نقل و حرکت کرے تو ایسے ٹولے زُمَر کہلائیں گے (تفصیل "جماعت" میں دیکھیے)۔ ارشادِ باری ہے:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (39/73) — اور پرہیزگار لوگ جنت کی طرف ٹولے ٹولے کی شکل میں لے جائے جائیں گے۔

۵۔ شِیْعَة: بمعنی پارٹی۔ دھڑا۔ سیاسی فرقہ۔ وُہ لوگ جن سے انسان قوت حاصل کرتا ہے اور وُہ اس کے اردگرد پھیلے رہتے ہیں (مف) کسی کے پیروکار اور مددگار (منجد) ایسی پارٹی یا دھڑے کی بنیاد عموماً عقیدہ کا اختلاف ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ (28/15) — پھر موسیٰ نے اس شہر میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو اُن کی اپنی پارٹی سے تھا اور دوسرا دشمن کی (فرعون) کی پارٹی سے۔

اور شِیْعَة کی جمع شِیَعًا بھی ہے اور اَشْیَاع بھی۔ اَشْیَاع بمعنی ایک جیسے عادات و اطوار رکھنے والے لوگ خواہ وُہ پہلے گزر چکے ہوں یا موجود ہوں۔ ہم جلیس۔ ارشادِ باری ہے:

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ (34/54) — اور ان میں اور ان کی خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کر دیا گیا۔ جیسا کہ اُن سے پہلے بھی ان کے ہم جلیسوں سے کیا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) نفیر: کسی مہم یا جنگ پر روانہ ہونے والے لوگ۔ (۶) ثبات: بہادر شہسواروں کا چھوٹا دستہ۔

۸ — لکڑی

کے لیے حَطَبٌ اور خَشَبٌ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ حَطَبٌ: ایسی لکڑی جو صرف جلانے کے قابل ہو۔ ایندھن (م۔ ل) قرآن میں ہے:

وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (۱۱۱/۴) اور ابولہب کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے۔

۲۔ خشب: ایسی لکڑی جو کارآمد ہو۔ عمارت میں کام آسکنے والی لکڑی۔ ابن الفارس کے الفاظ میں سخت اور موٹی لکڑی (ج خُشُبٌ) (TIMBER) (م۔ ل) قرآن میں ہے:

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ (۶۳/۴) گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں جو دیواروں سے لگائی گئی ہیں۔

۹ — لکھنا

کے لیے خَطَّ، سَطَرَ، رَقَمَ اور كَتَبَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ خَطَّ: بمعنی لکیریں کھینچنا۔ نشان لگانا اور انھیں لمبائی میں لمبا کرنا۔ مُخَطَّطٌ بمعنی دھاری دار کپڑا اور خَطَّاط بمعنی بہت لکھنے والا (منجد) گویا خَطَّ سے مراد محض لمبائی کے رُخ کچھ لکھ دینا ہے۔ وہ تحریر جیسی بھی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ (۲۹/۴۸) اس سے پیشتر نہ تو آپؐ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔

۲۔ سَطَرَ: سَطْرٌ بمعنی لکیر۔ قطار۔ تحریر کی سطر (منجد) اور سَطَّرَ بمعنی سطر بندی کرنا۔ سطریں بنا کر لکھنا۔ سیدھی سطور لکھنا۔ قرآن میں ہے:

وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (۶۸/۱) قلم کی اور جو (اہلِ قلم) لکھتے ہیں، اس کی قسم۔

۳۔ رَقَمَ: بمعنی کتاب پر اعراب اور نقطے لگانا۔ لکھنا (کپڑے پر) نقش و نگار بنانا۔ اور مِرْقَمٌ بمعنی نقش کرنے کا آلہ اور مَرْقُوْمٌ بمعنی واضح لکھی ہوئی (منجد) اور رَاقَمَ بمعنی ایسی تحریر کرنا جو واضح اور موٹے خط میں لکھی گئی ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ (۸۳/۲۰) وہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی جہاں مقرب فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

۴۔ كَتَبَ: ایسے لکھنا جو اپنا مفہوم ادا کرنے میں مکمل ہو (م۔ ل) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (۲/۲۸۲) اے ایمان والو! جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اسے لکھ لیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل کرنے کے لیے آتا ہے (م۔ق) (منجد) ارشادِ باری ہے:

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ — یہ (لوگ) کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ (کیا) بڑی خبر

الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ — (قیامت) کے متعلق؟ جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ — ہرگز نہیں۔ یہ عنقریب جان لیں گے پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے۔ (۷۸/۱تا۵)

۵۔ اِنَّمَا: بمعنی سوائے اس کے نہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی بات نہیں۔ کلمہ حصر ہے، جو کسی مقصد کو مقید کر دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ — کہہ دو کہ سوا اس کے اور کوئی بات نہیں کہ میں تمہاری ہی طرح کا انسان ہوں البتہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ (۱۸/۱۱۱)

۶۔ مَا، کئی طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ جب دعوے کا جواب ہو تو "نہیں" کے معنی دیتا ہے (فق ل ۲۵) اس صورت میں اسے ما نافیہ کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۱۲/۳۱) — وہ بیساختہ بول اٹھیں۔ سبحان اللہ! یہ آدمی نہیں۔

۷۔ لَاتَ: یہ لَيْسَ کے معنی میں آتا ہے اور اہلِ یمن کی بلاغت سے شمار ہوتا ہے (لا کے بعد ت زائد) اور اس کا اسم محذوف ہوتا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ — (عذاب کو دیکھ کر) وہ فریاد کرنے لگے۔ جبکہ اب رہائی کا وقت نہ رہا تھا۔ (۳۸/۳)

یہاں لات حین مناص کے بجائے لات الحین حین مناص تھا۔ پہلا حین حذف ہو گیا (جامع البیان)

۲۹۔ نیا۔ نیا ہونا

کے لیے حَدَثَ، جَدَّ اور بَدَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَدَثَ: (حدث ضد عدم) اور حَدَثَ بمعنی کسی نئی بات یا چیز کا ظہور میں آنا۔ اور حدیث سے مراد ہر وہ بات ہے جو پہلے نہ ہو اور از سرِ نو وجود میں آئے۔ نئی بات یا نئی چیز یا ایسی بات جو نئی تو نہ ہو مگر لوگ اسے بھول جائیں اور از سرِ نو سامنے آئے۔ ارشادِ باری ہے:

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا — شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (رجعت کی) کوئی نئی صورت پیدا کر دے۔ (۶۵/۱)

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے "قرآن کے مختلف نام"

۲۔ جَدَّ: جدید بمعنی نئی چیز۔ اور جَدَّ کا لفظ کئی معنوں میں آتا ہے (۱) بمعنی صاحبِ عظمت ہونا (۲) صاحب حظ اور خوش نصیب ہونا (۳) نیا ہونا۔ جب اس کے معنی نیا ہونا ہو تو اس سے مراد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی زردی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا (منجد۔م۔ق) قرآن میں ہے :

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (۵۵/۳۷)	پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

۱۱۔ فَاقِع : فَقَعَ لَوْنُہٗ بمعنی رنگ کا صاف اور خالص ہونا۔ گہرا زرد ہونا اور فَقِعَ بمعنی سُرخ رنگ ہونا۔ گہرا رنگ ہونا۔ اس کا استعمال اکثر زرد رنگ کے لیے ہوتا ہے (منجد) اور فَقَعَ بمعنی سخت زرد رنگ والا ہونا (م۔ق) فَقَعَ کا لفظ دراصل اَصْفَر کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ اور اَصْفَر فَاقِعٌ بمعنی گہرا زرد رنگ (مف) گویا فَقَعَ کا لفظ ہر رنگ کے گہرا ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔ تاہم اس کا اکثر استعمال زرد رنگ کے ساتھ مختص ہے یعنی گہرا زرد رنگ جو زرد اور سرخ کے درمیان ہوتا ہے۔
قرآن میں ہے :

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ (۲/۶۹)	اس گائے کا رنگ گہرا زرد ہے جو دیکھنے والوں کو خوش کر دیتا ہے۔

۷۔۔۔ رشتہ دار

۱-۲۔ اَب اور وَالِد کے لیے دیکھیے "باپ"۔

۳-۴۔ اُمّ اور والدة کے لیے دیکھیے "ماں"۔

۵-۶۔ ابن اور بنین، بنت اور بنات کے لیے دیکھیے "بیٹا۔۔ بیٹی"۔

۷-۸۔ حفدة اور اسباط کے لیے دیکھیے ۔۔"اولاد"

۹-۱۰۔ بَعل اور زَوج کے لیے دیکھیے ۔۔"خاوند"

۱۱تا۱۲۔ زوج ۔ حلیلة اور صاحبة کے لیے دیکھیے ۔۔"بیوی"

۱۴-۱۵۔ اَخ اور اُخت: اَخٌ بمعنی بھائی۔ برادر۔ ماں جایا (ج اِخْوَان) اور اُخْت بمعنی بہن۔ ہمشیرہ (ج ۔ اَخَوَات) قرآن میں ہے :

اَوْ بُيُوتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوتِ اَخَوَاتِكُمْ (۲۴/۶۱)	یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔

۱۶-۱۷۔ عم اور عمة : عمّ بمعنی باپ کا بھائی چچا (ج اعمام) اور عَمَّة بمعنی باپ کی بہن۔ پھوپھی (ج عمّات) قرآن میں ہے :

اَوْ بُيُوتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوتِ عَمّٰتِكُمْ (۲۴/۶۱)	یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔

۱۸-۱۹۔ خال اور خالة : خال بمعنی ماں کا بھائی۔ ماموں (ج اخوال) اور خالة بمعنی ماں کی بہن۔ خالہ (پنجابی ماسی) (ج خالات) قرآن میں ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ